نوحہ مولا سجادؑ

ہے طوقِ گراں میں جکڑا ہوا اِک زخمی پیاسہ شہزادہ
زنجیروں سے ہتھکڑیوں سے آتی ہے صدائے آہ و بکا

جو نور تھا شہؑ کی آنکھوں کا یوسف سے زیادہ جو تھا حسیں
وہ شیر سا اس کا بھائی بھی اس دشتِ بلا میں مارا گیا

تھا جس کا لقب سقائے حرم کہتے تھے علیؑ بھی شیر جسے
وہ اس کا چچا عباسِؑ جری دریا کے کنارے قتل ہوا

پالا تھا بڑے ارمانوں سے جس باپ نے اس شہزادے کو
یاں سامنے اس کی نظروں کے پامال ہوا اُس کا لاشہ

جو اِن کی بھیک پہ پلتے تھے گھر لوٹ لیا اُن لوگوں نے
اور خاک پہ بیٹھا روتا ہے کونین کا وارث واویلا

ہنس ہنس کے رُلاتا ہے کوئی اور درّے لگاتا ہے کوئی
فریاد کریں تو کس سے کریں اب کوئی نہیں مظلوموں کا

وہ بیبیاں جن کے پردے کی قرآن نے قسمیں کھائی ہیں
وہ خاک بسر اب بن چادر مقتل میں کھڑی کرتی ہے بکا

ہر زخم لہو برساتا ہے سب چھالے پھوٹ کے روتے ہیں
بیمار مسافر پر اتنی کرتے ہیں ستمگر جور و جفا

403

وہ ظلم ہوئے ہیں عابدؑ پر تاریخ بتاتی ہے گوہرؔ
بیمار کی حالت پر اب تک روتی ہے زمینِ کرب و بلا